قرآن وحدیث کی روشنی میں

صحابہ کون ہیں؟

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

پیشکش

www.muftiakhtarrazakhan.com

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہ رب محمد صلیٰ علیہ وسلماً　　نحن عباد محمد صلیٰ علیہ وسلماً

قرآن وحدیث کی روشنی میں

صحابہ کون ہیں؟

ماخوذ: فضائل صحابہ واہل بیت رضی اللّٰہ عنہم

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

صحابہ کون ہیں؟

صحابی کے لغوی معنی ساتھی کے ہیں جبکہ شریعت میں صحابی اُس خوش نصیب کو کہتے ہیں جس نے ایمان و ہوش کی حالت میں رسول کریم ﷺ کا دیدار کیا یا جسے آقا و مولیٰ ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور پھر ایمان پر اس کا وصال ہوا۔

تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان غنی پھر سیدنا مولیٰ علی پھر بقیہ عشرہ مبشرہ وحضرات حسنین کریمین، اہل بدر واُحد، بیعتِ رضوان والے، بیعتِ عقبہ والے اور سابقین یعنی وہ صحابہ جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔

تمام صحابہ کرام متقی، عادل اور جنتی ہیں اور ان کا ذکر، خیر ہی کے ساتھ کرنا فرض ہے۔

تمام صحابہ کرام کی تعظیم وتوقیر واجب ہے اور کسی بھی صحابی کے ساتھ برا عقیدہ رکھنا بدمذہبی و گمراہی اور جہنم کا مستحق ہونا ہے کیونکہ قرآن واحادیث میں جابجا صحابہ کرام کے عادل ومتقی ہونے کی اور فسق سے محفوظ ہونے کی گواہی موجود ہے۔

دنیا کے تمام اولیاء، ابدال، غوث اور قطب بھی جمع ہوجائیں تو کسی صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔

☆☆☆☆

شانِ صحابہ۔۔۔قرآن کی روشنی میں:

1۔وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ (التوبۃ:۱۰۰)

''اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ انکے پیرو ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے''۔(کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں رب تعالیٰ نے اُن صحابہ کی شان بیان فرمائی جنہوں نے اس وقت رسول کریم ﷺ کی دعوتِ حق قبول کی جبکہ اس دعوت کو قبول کرنا بیشمار مصائب و تکالیف کو دعوت دینا تھا۔ اخلاص و استقلال کے ان پیکروں نے محض رضائے الٰہی کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے، اپنے خونی رشتوں کو فراموش کیا اور حق کی سربلندی کی خاطر اپنی جان تک کی بازی لگا دی۔ رب کریم نے ان نفوسِ قدسیہ اور انکے متبعین کو بھی یہ اعزاز عطا فرمایا کہ ان سے راضی ہونے کا اعلان فرما دیا، انہیں جنتی ہونے کی خوشخبری دی اور اسے بہت بڑی کامیابی قرار دیا۔ یہ بھی ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سابقین اولین میں سے ہیں۔

صدرُالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ'' وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ'' (اُنکے پیروکاروں) سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں انصار و مہاجرین صحابہ کرام کی راہ چلیں''۔(خزائن العرفان)

2۔ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ (الحدید:۱۰)

''تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے''۔ (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے البتہ ان صحابہ کرام کو دیگر صحابہ پر فضیلت اور برتری حاصل ہے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا اور اسکی راہ میں جہاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان نفوسِ قدسیہ میں بھی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

3۔ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ (النحل:۴۱)

''اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر، ضرور ہم انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے، (کاش!) کسی طرح لوگ جانتے''۔ (کنزالایمان)

4۔ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ (الانفال: ۷۴)

''اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی، وہی سچے ایمان والے ہیں، اُن کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی''۔
(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ان آیات کریمہ میں مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی شان بیان ہوئی۔ رب تعالیٰ نے خوشخبری دی کہ انکے لیے دنیا میں بھی عزت و بلند مقام ہے اور آخرت میں بھی انکے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔ آخر الذکر آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مہاجرین و انصار

تمام صحابہ علیہم الرضوان سچے مومن اور متقی ہیں۔غور فرمایئے کہ جن نفوس قدسیہ کے سچے مومن ہونے کی رب تعالیٰ گواہی دے اور جن کی لغزشوں کی مغفرت کی سند مالک الملک عطا کرے، انکے ایمان واعمال پر کسی کوتنقید کا حق کیونکر دیا جاسکتا ہے؟؟

5۔لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَ اَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا وَّ يَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۚ﴿۸﴾ (الحشر:۸)

’’(مال غنیمت) اُن فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اسکی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ، وہی سچے ہیں‘‘۔(کنزالایمان از امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیتِ مقدسہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام جنہوں نے ہجرت کی، وہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رضا مندی کے طالب ہیں، دینِ اسلام کے مددگار ہیں اور دین میں سچے ہیں۔ایسے جلیل القدر مقدس نفوس کے صادق وصدیق ہونے میں شک کرنا یاان کی عظمت کاانکارکرنا درحقیقت قرآنِ عظیم کے انکار کے مترادف ہے۔

6۔ لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَ اَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا وَّ يَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۚ﴿۸﴾ (الحشر:۱۰)

’’اور وہ جواُن (مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے بعد آئے ،عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے‘‘۔(کنزالایمان)

ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہواور وہ انکے لیے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے، وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔مہاجرین، انصار اوران کے بعد

والے جوان کے تابع ہوں اوران کی طرف دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اوران کے لیے دعائے مغفرت کریں۔

تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی، وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا،لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لیے استغفار کریں اورکرتے یہ ہیں کہ گالیاں دیتے ہیں"۔(خزائن العرفان)

7۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ (التوبۃ:۱۱۲)

"توبہ والے،عبادت والے،سراہنے والے،روزے والے،رکوع والے،سجدہ والے، بھلائی کے بتانے والےاور برائی سے روکنے والےاوراللہ کی حدیں نگاہ میں رکھنے والے، اورخوشی سناؤ مسلمانوں کو"۔(کنزالایمان)

8۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۴﴾ (الانفال:۲ تا ۴)

"ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے،انکے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں،اُن کا ایمان ترقی پائے اوراپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔اوروہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں۔یہی سچے مسلمان ہیں، انکے لیے درجے ہیں انکے رب کے پاس اور بخشش ہے اورعزت کی روزی"۔

(کنزالایمان از امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں جو صفات بیان ہوئیں وہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود

ہیں اس لیے قرآن عظیم کی گواہی سے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سچے مومن ہیں اور انکے لیے مغفرت اور بلند درجے ہیں۔

9۔لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۙ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ (التوبۃ:۸۸،۸۹)

"لیکن رسول اور جو انکے ساتھ ایمان لائے، انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور اُنہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد کو پہنچے۔ اللہ نے انکے لیے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی مراد ملنی ہے"۔ (التوبۃ:۸۸،۸۹، کنزالایمان)

10۔اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ (التوبۃ:۲۰ تا۲۲)

"وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے، اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہی مراد کو پہنچے۔ ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے"۔ (کنزالایمان)

سرکار دو عالم ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو ان صفات سے کامل طور پر متصف تھے، انکے جنتی ہونے کے متعلق قرآن عظیم کی یہ آیات گواہ ہیں۔ رب کریم نے جو ہر شخص کا ماضی، حال اور مستقبل خوب جاننے والا ہے، اُس علّامُ الغیوب نے جن نفوسِ قدسیہ کے متعلق رحمت، رضا، جنت اور کامیابی کی خوشخبری سنائی ہے، ان میں سے کسی ایک

کے بھی ایمان یا تقویٰ کا انکار ان آیاتِ قرآنی کا انکار ہے۔

11۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ (الحدید:۱۹)

''اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے، اور اوروں (یعنی دوسروں) پر گواہ ہیں اپنے رب کے یہاں، انکے لیے اُن کا ثواب اور اُن کا نور ہے''۔(کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں صحابہ کرام کی شان یہ بیان ہوئی کہ وہ صدیقیت کے مقام پر فائز ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی بتائی ہوئی تمام باتوں کی تصدیق کرتے تھے۔ اور رب کریم کا حکم ہے، کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے صدیق کا ایک خاص معنی بیان کیا ہے وہ یہ کہ جن حضرات نے اسلام لانے میں سبقت کی اولاً وہ مقامِ صدیقیت پر فائز ہوئے۔ جن میں حضرت ابوبکر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت زید، حضرت سعد اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں بعد میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کی نیت کی صداقت کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی مقامِ صدیقیت پر فائز کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز ملا کہ وہ صدیقیت کے مقام میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل ہیں۔(تفسیر بغوی، تفسیر مظہری)

12۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۱۵ (الحجرات:۱۵)

''ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی سچے ہیں''۔(کنزالایمان)

یہ تمام صفات صحابہ کرام علیہم الرضوان میں موجود تھیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے سچے

ہونے کی گواہی دی۔

13۔ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ (الحجرات:۷،۸)

''لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اِسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی، ایسے ہی لوگ راہ (ہدایت) پر ہیں۔ (اُن پر) اللہ کا فضل اور احسان، اور اللہ علم وحکمت والا ہے''۔ (کنزالایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کفر وفسق اور گناہ سے محفوظ ہیں اور رب تعالیٰ نے انکے دلوں میں ایمان کی محبت پیدا فرما کر انہیں راہ حق پر ثابت قدم بنا دیا ہے۔ انکے دل ایمان اور تقوی سے مزّین اور معمور ہیں لٰہذا ان میں کوئی بھی فاسق نہیں۔

متعدد آیات پہلے بیان ہوئیں جن میں رب تعالیٰ نے صحابہ کرام کے لیے مغفرت اور جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسلئے اگر بالفرض کسی صحابی سے کوئی اجتہادی لغزش سرزد ہو بھی جائے تو اُسے توبہ کی توفیق ضرور نصیب ہوتی ہے۔

14۔ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ (الِ عمران:۱۵۲)

''اور بیشک اس نے تمہیں معاف کر دیا، اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے''۔ (کنزالایمان ازاعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

15۔ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ (الِ عمران:۱۵۵)

'' اور بیشک اللہ نے انہیں معاف فرمادیا ، بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے''۔ (کنزالایمان ازاعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ اُحد کی جنگ میں جن مومنوں کے قدم اکھڑ گئے، ان کی معافی ہوگئی۔ اب جو انکے اس واقعہ کو انکی توہین کی نیت سے بیان کرے وہ بے ایمان ہے۔ جیسے

حضرت آدم علیہ السلام کا گندم کھا لینا معاف ہو چکا، اب جو ان پر طعن کرے وہ کافر ہے۔ بلکہ جس قصور کی معافی کا رب اعلان فرما دے وہ ہماری طاعتوں سے بہتر ہے کہ جن کی قبولیت کا کوئی یقین نہیں۔ (تفسیر نور العرفان)

16۔ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ (البقرہ: ۱۳)

''اور جب ان (منافقوں) سے کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے اور لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ایمان لائے ہیں تو کہیں، کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں، سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں''۔ (کنز الایمان)

17۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ (البقرۃ: ۱۳۶)

''پھر اگر وہ بھی یوں ایمان لائے (اے صحابہ!) جیسا تم لائے، جب تو وہ ہدایت پا گئے''۔

(کنز الایمان از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ان آیات مبارکہ میں صحابہ کرام کو ایمان کی کسوٹی قرار دیا گیا ہے۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ مومن وہی ہے جس کا ایمان صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایمان کی طرح ہو۔ نیز جو انکے ایمان پر تنقید کرے وہ منافق و احمق ہے۔

18۔ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (ال عمران: ۱۱۰)

''تم بہتر ہو اُن سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو''۔ (کنز الایمان)

اس آیتِ کریمہ کے اولین مصداق اور مخاطب صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں جو اِن صفات کے کامل مظہر تھے۔ قرآن کریم نے ان کے ایمان کی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی صفات کی گواہی دیکر انکی عظمت بیان کی۔

19۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ (الفتح:۲۹)

''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور انکے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے، سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل ورضا چاہتے۔ ان کی علامت انکے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے، یہ انکی صفت توریت میں ہے اور انکی صفت انجیل میں، جیسے ایک کھیتی، اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی، کسانوں کو بھلی لگتی ہے (یعنی ابتدا میں اسلام کے ماننے والے کم تھے رب کریم نے صحابہ کے ذریعے اسے طاقت دی اور اللہ ورسول ﷺ کو صحابہ کرام پیارے بھلے لگتے ہیں) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں، اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں، بخشش اور بڑے ثواب کا''۔(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیت مقدسہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی صفات بیان ہوئیں کہ وہ آپس میں مہربان ونرم دل ہیں اور کافروں پر سخت ہیں۔ یہ بھی ارشاد ہوا کہ انکی صفات توریت وانجیل میں بھی مذکور ہیں۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی راہ حق پر استقامت اور باہم خلوص ومحبت دیکھ کر اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ تو خوش ہوتے ہیں مگر کافروں کے دل جلنے کڑھنے لگتے ہیں۔ جن کے ایمان وتقویٰ کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ گواہی دی ہے اوران سے جلنے والوں کو کافر بتایا ہے حیرت ہے کہ آج بعض لوگ مومن ہونے کے مدعی ہونے کے باوجود اِن محبوبان خدا رضی اللہ عنہم سے کینہ وعداوت رکھتے ہیں اوران پر تبرّا کرنے

پر ناز کرتے ہیں۔اگر تعصب کی وجہ سے کسی کی آنکھیں حق دیکھنے سے بالکل اندھی نہ ہوگئی ہوں تو اسے چاہیے کے وہ اس آیت مقدسہ کو بار بار پڑھے اور غور کرے کہ اسکا عقیدہ سچے مومنوں کا سا ہے یا کافروں سا۔رب کریم حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بعض گمراہ کہتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں مِنۡھُمۡ میں مِنۡ بعضیہ ہے یعنی مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ تمام صحابہ کرام کے لیے نہیں بلکہ بعض صحابہ کے لیے ہے۔ یہ قول باطل و مردود ہے۔حقیقت یہ ہے کہ مِنۡ حرفِ جار ہے اور علمائے لغت نے اس کے استعمال کی چودہ صورتیں بیان کی ہیں۔اس آیتِ کریمہ میں قرآن کریم کی متعدد آیات کی طرح مِنۡ بیان کے لیے ہے تبعیض کے لیے نہیں۔جیسا کہ یہ آیت ہے، فَاجۡتَنِبُوۡا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ (الحج:۳۰)''پس دور رہو بتوں کی گندگی سے''۔

اس آیت کریمہ میں مِنۡ بیان کے لیے ہے تبعیض کے لیے نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ بعض بتوں کی پوجا سے دور رہو اور بعض کی پوجا کرتے رہو۔شیعہ مفسر طوسی نے بھی اپنی تفسیر التبیان میں مذکورہ بالا آیت کے تحت یہی لکھا ہے کہ ''مِنۡھُمۡ میں مِنۡ بیان کے لیے آیا ہے کہ مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ صرف صحابہ کرام کے ساتھ مخصوص ہے، ان کے سوا دوسروں کے لیے نہیں''۔(التبیان ص ۳۳۸ جلد ۹ مطبوعہ نجف اشرف)

20۔اِنَّ الَّذِيۡنَ يُبَايِعُوۡنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوۡنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ ۚ (الفتح:۱۰)

''وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں،ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ (دستِ قدرت) ہے''۔(کنزالایمان)

اس بیعت سے مراد بیعت رضوان ہے جو نبی کریم ﷺ نے کم وبیش چودہ سو صحابہ سے حدیبیہ میں لی تھی۔شمع رسالت کے ان پروانوں کو یہ اعزاز ملا کہ قرآن کریم نے انکی بیعت کو اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنا فرمایا اور حضور اکرم ﷺ کے دستِ مبارک کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت قرار دیا۔

21۔لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ (الفتح:۱۸)

''بیشک اللہ راضی ہوا، ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جواُن کے دلوں میں ہے تو اُن پر اطمینان اتارا اور انہیں اور آنے والی فتح کا انعام دیا''۔(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بیعتِ رضوان والے تمام صحابہ مخلص مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رضا کا مژدہ دیا ہے۔ ان نفوسِ قدسیہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیعت کی تھی۔شیعہ مفسر طبرسی نے اس آیت کے تحت لکھا ہے،

''فعلم ما فی قلوبھم من الیقین و الصبر و الوفا''

یعنی اللہ تعالیٰ نے جان لیا جو ان (صحابہ کرام) کے دلوں میں یقین، صبر اور وفا کے جذبات تھے۔(مجمع البیان، جلد اوّل، صفحہ ۱۱۲)

22۔هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ (الفتح:۴)

''وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے''۔ (کنزالایمان)

23۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ (الفتح:۲۶)

'' تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا اور پرہیزگاری کا کلمہ اُن پر لازم فرمایا، اور وہ اسکے زیادہ سزاوار اور اسکے اہل تھے۔اور اللہ سب کچھ جانتا ہے''۔

(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ اور انکے صحابہ کرام کو اطمینان وسکون کی دولت سے مالا مال کیا اور انکے لیے کلمۃ التقویٰ لازم فرمایا۔ مفسرین کے نزدیک کلمۃ التقویٰ سے مراد کلمۂ توحید ہے جو ہر تقویٰ کی اصل اور بنیاد ہے۔ یہ نعمتیں علیم وحکیم رب نے صحابہ کرام کو بے سبب نہیں عطا کیں بلکہ وہ علاّم الغیوب گواہی دے رہا ہے کہ صحابہ کرام ان نعمتوں کے زیادہ مستحق اور اہل تھے۔ انصاف سے کہیے کہ جن کے ایمان وتقویٰ کے اور انعاماتِ الٰہیہ کے مستحق واہل ہونے کی اللہ تعالیٰ گواہی دے، اُن کے متعلق بدگمانی کرنا یا ان پر تنقید کرنا کیا کسی مومن کو زیب دیتا ہے؟؟؟

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں، ''رافضی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام (معاذ اللہ) کافر ومنافق تھے۔ اس آیت ''لقد رضی اللہ'' سے روافض کے قول کا لغو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس آیت کے آخر میں ارشاد ہوا، وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا یعنی صحابہ کرام کے دلوں میں جو ایمان اور رسول اللہ ﷺ کی محبت مخفی ہے، اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے''۔ (تفسیر مظہری)

24۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ (النمل:۵۹)

''تم کہو، سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چُنے ہوئے بندوں پر''۔ (کنز الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان برگزیدہ بندوں سے مراد رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام ہیں، یہی سدّی، حسن بصری، سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اکابر ائمہ کا قول ہے۔ (تفسیر مظہری، ازالۃ الخفاء ج ۱:۲۰۶)

جس مسلماں نے دیکھا اُنہیں اک نظر اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆☆

شانِ صحابہ۔۔۔احادیث کی روشنی میں:

1۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

''میری امت میں بہترین زمانہ میرا ہے پھر اُن کے ساتھ والوں کا اور پھر اُن کے ساتھ والوں کا''۔(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو منتخب فرما کر اپنا محبوب رسول بنایا اس لیے آپ خیرُ الخلائق ہیں، آپ کا دین خیرُ الادیان ہے، آپ کی کتاب خیرُ الکتب ہے، آپ کی امت خیرُ الاُمم ہے، آپ کا زمانہ خیرُ القرون ہے اسی طرح آپ ﷺ کے اصحاب بھی خیرُ الاصحاب ہیں۔

2۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا:

''ستارے آسمان کے لیے امن کا باعث ہیں۔ جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان پر واقع ہو جائے گا جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہ کے لیے امن ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر واقع ہو جائے گا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امن و امان ہیں جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر واقع ہو جائے گا جو اس سے وعدہ کیا گیا ہی''۔(مسلم، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

جب قیامت آئے گی تو پہلے آسمان سے ستارے جھڑیں گے پھر آسمان پھٹے گا گویا ستاروں کا موجود ہونا آسمان کے لیے امن ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات میں صحابہ کرام فتنوں اور اختلافات سے محفوظ رہے۔ اور صحابہ کرام کی موجودگی میں امت میں کوئی فتنہ پنپ نہ سکا البتہ صحابہ کرام کے بعد دین میں فتنہ و فساد پھیل گیا اور کئی گمراہ فرقے پیدا ہوئے۔

3۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے کسی صحابی کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے اگر کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو اُن کے ایک مُد یا اس کے نصف کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا''۔(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

ایک صاع کے چوتھائی حصہ کو مُد کہتے ہیں۔گویا مُد کی مقدار ایک سیر دو چھٹا نک بنتی ہے۔اب حدیث پاک کا مفہوم یہ ہوا کہ غیر صحابی کتنا ہی نیک ہو اور راہِ خدا میں اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو بھی ثواب و درجہ میں کسی صحابی کے خیرات کیے ہوئے ایک سیر دو چھٹا نک بلکہ اسکے نصف کے ثواب کو بھی نہیں پا سکتا۔جب صحابہ کرام کی خیرات کا یہ بلند رُتبہ ہے تو انکی نمازوں، روزوں، زکوٰۃ و جہاد اور دیگر عبادات کا کس قدر اعلیٰ مقام ہو گا۔!!!

4۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں بہتر ہیں پھر وہ لوگ جو اُن سے متصل ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو انکے ساتھ والے ہیں''۔(نسائی، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

جن لوگوں نے صحابہ کرام کا زمانہ پایا اُنہیں تابعین کہتے ہیں اور جنہوں نے تابعین کا زمانہ پایا وہ تبع تابعین ہیں۔اس حدیث پاک میں صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے بہتر اور بھلائی پر ہونے کی گواہی دی گئی ہے اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان بہترین لوگوں کی تعظیم و توقیر کریں اور ان کا ذکر ہمیشہ خیر ہی کے ساتھ کریں۔

5۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اُس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا''۔(ترمذی، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام و تابعین عظام کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی کیونکہ وہ رب کریم کی خاص رحمت سے جنت کے مستحق ہوتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، رسول کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی اورامام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ عظیم المرتبت تابعی ہیں۔ان کی گستاخی و بے ادبی سخت جرم اور رحمتِ الٰہی سے محرومی کا باعث ہے۔

6۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرنا۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنالینا۔ جواُن سے محبت کرتا ہےتو وہ مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے اُن سے محبت کرتا ہے اور جواُن سے عداوت رکھتا ہےتو وہ مجھ سے عداوت رکھنے کی وجہ سے اُن سے عداوت رکھتا ہے۔جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کوتکلیف دی ،اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بغض وکینہ رکھنا اور اُن پر تنقید کرنا درحقیقت حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء سے عداوت رکھنا اور انہیں اذیت دینا ہے اور آقا ومولیٰ ﷺ کو اذیت دینا دراصل اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کے مستحق ہیں۔

7۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور مجسم ﷺ نے فرمایا:''میری امت میں صحابہ کی مثال نمک کی سی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا۔(مشکوٰۃ)

یعنی جس طرح نمک کی قلیل مقدار کھانے کو درست کر دیتی ہے اسی طرح صحابہ کرام قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود تمام امت کی اصلاح کا ذریعہ ہیں۔بلکہ کسی ایک صحابی کے وجودِ مسعود کو مسلمان رب تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا ذریعہ اور فتح ونصرت کے حصول کا وسیلہ سمجھتے تھے جیسا کہ اگلی حدیث سے واضح ہے۔

8۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا ﷺ نے فرمایا:
''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ایک جماعت جہاد کرے گی تو لوگ کہیں کے، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی ہے، جواب ملے گا، ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ایک جماعت جہاد کرے گی تو لوگ کہیں گے، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا کوئی ساتھی ہے؟ جواب ملے گا، ہاں۔ پھر انہیں فتح دی جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ایک جماعت جہاد کرے گی تو کہا جائے گا، کیا تم میں صحابہ کے ساتھی کا کوئی ساتھی ہے؟ جواب ملے گا، ہاں۔ پس انہیں فتح دی جائے گی۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

یعنی صحابہ کے طفیل پھر تابعین کے طفیل پھر تبع تابعین کے طفیل مسلمانوں کو جہاد میں فتح و نصرت عطا ہوتی ہے۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رب تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے وسیلے سے رحمتیں نازل فرماتا ہے پس حاجت روائی کے لیے محبوبانِ خدا اور اولیاء اللہ کا وسیلہ اختیار کرنا اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنا جائز ہے۔

9۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہوں تو کہو، تمہارے شر پر اللہ کی لعنت''۔ (ترمذی، مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

اس حدیث پاک میں غیب کی خبر دی گئی کہ مسلمانوں میں ایسے گمراہ لوگ پیدا ہوں گے جو صحابہ کرام کے متعلق بد گوئی اور زبان درازی کریں گے۔ نیز ایسے گمراہ بد مذہب، صحابہ کرام کے زمانے ہی میں پیدا ہو جائیں گے، یہ دوسری غیبی خبر ہے چنانچہ عبداللہ بن سبا یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں مذہب رفض ایجاد کیا (اسکی تفصیل آگے مذکور ہو گی)۔ اسی زمانے میں خارجی فرقہ پیدا ہوا۔ خوارج اہل بیت اطہار کے دشمن ہیں اور روافض صحابہ کرام کے دشمن ہیں۔ خدا ہمیں دونوں کے شر سے بچائے آمین۔

10۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا تو میری طرف وحی ہوئی، اے محمد مصطفی ﷺ! تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں کہ بعض بعض سے قوی ہیں لیکن سب نورانی ہیں۔ جس نے ان میں سے کسی کے بھی موقف کو اختیار کیا وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے''۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، '' میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت ہی پاؤ گے''۔ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

حدیث پاک میں مذکور اختلاف سے فقہی مسائل میں اختلاف مراد ہے۔ پس جو کسی صحابی کے فتویٰ پر عمل کرے گا ہدایت پائے گا۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جلیلُ القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تقلید فرماتے ہیں۔ اس موضوع پر تفصیل جاننے کے لیے فقیر کی کتاب ''سیدنا امام اعظم'' ملاحظہ فرمائیں۔

رسول کریم ﷺ کی شان میں قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے غیب بتانے والے! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر''۔ (الاحزاب: ۴۵،۴۶)

یہاں حضور ﷺ کی صفت سراجاً منیراً ارشاد ہوئی یعنی چمکا دینے والا آفتاب۔ بقول صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ علیہ، ''حقیقت میں آپ ﷺ کا وجودِ مبارک ایک ایسا آفتابِ عالمتاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنادیئے''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

پس اس آیت مبارکہ اور مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ نورِ مجسم ﷺ کی بابرکت صحبت کی تاثیر اسقدر ہے کہ اسکی نورانیت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نورانی ہوگئے اور آسمانِ ہدایت کے ستارے قرار پائے۔

11۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے

بندوں کے دلوں کو دیکھا تو رسول کریم ﷺ کے دل کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا۔ لہٰذا ان کو برگزیدہ کیا اور رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ حضور ﷺ کے قلبِ اطہر کے بعد رب تعالیٰ نے دوبارہ بندوں کے قلوب کو دیکھا تو (انبیاء کرام کے بعد) آپ کے اصحاب کے دلوں کو سب سے بہتر پایا لہٰذا انکو اپنے محبوب رسول ﷺ کا وزیر بنادیا تاکہ وہ آپ کے دین کے طرف سے (کافروں کے خلاف) لڑتے رہیں۔ (ازالۃ الخفاء ج۱: ۴۰، الاستیعاب)

12۔ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے میرے اصحاب کو چن لیا پھر ان میں سے بعض کو میرے وزیر، میرے مددگار اور میرے سسرالی رشتہ دار بنادیا۔ پس جو شخص اُن کو برا کہتا ہے اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور سارے انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل“۔ (مستدرک للحاکم ج ۳: ۲ ۶۳)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح رب تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو تمام مخلوق میں سے چن کر اپنا محبوب رسول بنایا ہے ایسے ہی تمام اولادِ آدم میں سے بہترین لوگوں کو چن کر رب تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ اسی بنا پر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام تمام لوگوں سے افضل ترین قرار پائے۔

بلا شک وشبہ اگر صحابہ کرام سے بہتر کوئی اور لوگ ہوتے تو رب کریم اپنے محبوب رسول ﷺ کی صحبت و رفاقت کے لیے ان کو منتخب فرماتا۔ اس بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی صحابہ کرام پر تنقید کرتا ہے تو وہ صرف صحبتِ نبوی ہی کی نہیں بلکہ رب تعالیٰ عزوجل کے انتخاب کی بھی تنقیص و توہین کا مرتکب ٹھہرتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی　　اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام
جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود　　حق گذارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆☆